© rasailojaraid.com

دینی حلقے اور انتخابی سیاست

ملک میں عام انتخابات کی تیاری جاری ہے ہتحارب سیاسی قوتیں ۲۴ اکتوبر کو منعقد ہونیوالے الیکشن کے لیے امیدواروں کی نامزدگی اور اعلان کا کام کم وبیش مکمل کر چکی ہیں اور نئی صف بندی کے ساتھ انتخابی مہم کے میدان میں اترنے والی ہیں ۔

اس انتخابی مہم میں ملک کے دینی حلقے بھی شریک ہیں اور متعدد دینی جماعتوں کے امیدواروں کی ایک بڑی تعداد الیکشن میں حصہ لے رہی ہے لیکن کسی مشترکہ دینی محاذ کے نام پر نہیں بلکہ مختلف حیثیتوں سے اور مختلف سہاروں کے ساتھ دینی جماعتیں انتخابی سیاست میں اپنا وجود قائم رکھنے کی کوشش میں مصروف ہیں ۔

کچھ عرصہ قبل "شریعت بل" کے نام پر دینی سیاسی جماعتوں کی مشترکہ جدوجہد سے عوامی حلقوں میں یہ خوش گوار تاثر ابھرا تھا کہ دینی حلقے انتخابات میں بھی مشترکہ حکمتِ عملی اختیار کریں گے اور اس طرح قومی سیاست میں دینی سیاست کا مستقل وجود اور تشخص قائم ہونے کی کوئی صورت سامنے آسکے گی لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا اور بیشتر دینی سیاسی جماعتیں آپس میں ایک دوسرے پر اعتماد کرنے کی بجائے سیکولر ذہن اور مزاج کی سیاسی قوتوں کا سہارا لینے پر مجبور ہو گئیں ۔

ہم اس الیکشن میں دینی جماعتوں کے زیادہ سے زیادہ امیدواروں کی کامیابی کے لیے دعاگو ہیں لیکن اس موقع پر انہیں اس امر کی طرف توجہ دلانا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ دینی جماعتوں کو اپنے سیاسی طرزِ عمل پر بہرحال نظرِ ثانی کرنا ہوگی کیونکہ اوّل تو "انتخابی سیاست کے ذریعہ نفاذِ اسلام" کی خوش فہمی دم توڑ چکی ہے اور اگر دینی حلقوں کو انتخابی سیاست میں خیر کا کوئی پہلو ابھی تک نظر آرہا ہے تو اس کے حصول کا یہ [illegible] نہیں ہے اس کے لیے بھی انہیں سیکولر اور منافق سیاسی حلقوں کے جھرمٹ سے نکل کر ایک مشترکہ دینی محاذ کی تشکیل کرنا ہوگی ورنہ وہ اپنی صلاحیّتوں اور توانائیوں کا صاف خون انتخابی سیاست کے ذریعہ روایتی منافقانہ سیاسی عمل کی رگوں میں منتقل کر دینے کے علاوہ اور کوئی مقصد حاصل نہیں کر سکیں گے ۔

© rasailojaraid.com